

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۙ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۙ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

۱۸ اگست ۲۰۲۴

مجموعہ کلام

نعت، منقبت و سلام

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام

سید محمد نقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee

5 رمضان المبارک 1444 ہجری





ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کر دیں مرا ارمان رسولِ عربیؐ

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقیؔ توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ

کر دے عطا مرے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امامؑ دو



دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کر گئے نبیوںؑ سے بڑے، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا ہے لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امامؑ دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو

ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو
تیر و تبر کی شاہؑ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہو گئی
کر گئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو



دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کر گئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبۂ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقیؔ سلام دو

میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ

دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

بن کر سرِ میدان جریؑ عونؑ و محمدؑ
دشمن کئے فی النار کئی عونؑ و محمدؑ

اک بات ہے زینبؑ نے کہی عونؑ و محمدؑ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؑ

جاں کھلتے ہوئے قاسمؑ و اکبرؑ نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؑ



سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جریؑ عونؑ و محمدؑ

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبرؑ کبھی شبیرؑ کبھی عونؑ و محمدؑ

شاید انھیں شبرؑ نے ہی تیّار کیا ہے
جو بن گئے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؑ
غازیؑ سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؑ

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؑ

لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا یہ بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عونؑ و محمدؑ

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہہ دیں ہیں علیؑ عونؑ و محمدؑ



بس مدحتِ زینبؑ میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن نے نقیؔ عونؑ و محمدؑ

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر

اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہؑ و حسن سبز قباؑ کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہراؑ پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہراؑ سے شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آگیا زیرِ علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقیؔ، فاطمہ زہراؑ کی رضا کی خاطر



العجل کی دعا پکار میں ہے

فاطمہ زہراؑ انتظار میں ہے

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کا ہے
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاؑ آیا نہیں جواب تِرا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیرؑ کا حبیبؑ ہے جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہہ دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا نقیؔ شمار میں ہے



منافقوں پہ کریں گے وہ آ کے وار بہت

علیؑ کی مثل چلائیں گے ذوالفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ، شبرؑ و سجادؑ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کے احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپؑ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہو گیا ہے آپؑ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہراؑ کے پھول کھلنے لگے
نقیؔ ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت



آج یوں اہلِ عزا رونے لگے

آج شاہِ کربلاؑ رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰؑ رونے لگے

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خداؑ رونے لگے

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰؐ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمدؐ پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاؑ رونے لگے

جب نقیؔ شہہؑ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰؑ بے انتہا رونے لگے



جا کے میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ نے

خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے

مرتضیٰؑ، مجتبیٰؑ غازیؑ کی دکھا کر ہیبت
کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسمؑ نے

باباشبرؑ نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسمؑ نے

آ کے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینے میں بال کیا قاسمؑ نے



آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب وبلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہو کے پامال رہِ دینِ محمدؐ میں نقیؔ
لاشِ بیعت کو ہے پامال کیا قاسمؑ نے

جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہو گی
اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہو گی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہو گی تیرہ شبی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہو گی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارے
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہو گی

کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
تِری نماز میں کچھ اور دلکشی ہو گی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہِ دینؑ جو سجی ہو گی



خدا نے جس سے لئے بال و پر نقیؔ اس کو
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اڑان دی ہو گی

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینبؑ
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینبؑ

گئیں مدینہ سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار ہے زینبؑ

علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی ہے عالی وقار ہے زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تو نے اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضدار ہے زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کر دیا تو نے
جو شہؑ کا کرب وبلا میں مزار ہے زینبؑ



زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہؑ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ

ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہار ہے زینبؑ
حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو چین سرورؑ کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار ہے زینبؑ

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینبؑ

وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتے ہوں
تمھارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینبؑ

بس اک اشارے سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینبؑ
بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید



ترے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینبؑ

نقیؔ چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینبؑ

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں انؑ کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدرؑ سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینبؑ سے کہ مجلس نہیں ہو گی شہؑ کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہراؑ علاوہ ترے دنیا میں کبھی
طرزِ حیدرؑ میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقیؔ
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ہونے والی



صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہراؑ

جو لکھیں گئیں شہؑ کی ثنا ثانیِ زہراؑ

دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہراؑ
یاد آنے لگے شیرِ خداؑ ثانیِ زہراؑ

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہراؑ

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہراؑ
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہراؑ

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہراؑ
بے دینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہراؑ

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہراؑ

انداز میں حیدرؑ کے ہے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



تھا شبرؑ و زہراؑ کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسن سبز قباؑ ثانیِ زہراؑ

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہراؑ

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہراؑ

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہراؑ
سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو ترا ثانیِ زہراؑ

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



ہاں آپؑ سے ہی امر میں اسلام کے شہہؑ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہراؑ

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہراؑ

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہراؑ

اللہ رے زینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب ان کو ملا ثانیِ زہراؑ
سجادؑ نے دادا کی جھلک آپؑ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہراؑ

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہراؑ سے ملی ہے
عباسؑ نے پائی جو وفا ثانیِ زہراؑ

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہراؑ



خود بن کے اسیر آپؑ نے زندان میں آ کے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہراؑ

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہراؑ

آ جائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہراؑ
یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر ترا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہراؑ

شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں
وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے کریں کفر کو بے جان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداؑ ثانیِ زہراؑ

جو آپؑ کو اور حضرتِ سجادؑ کو دیکھا
باقرؑ نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہراؑ



عاشور کے دن خیمۂ شبیرؑ کے نزدیک
غازیؑ کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہراؑ

پرداخت یہاں حیدرؑ و جعفرؑ کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہراؑ

سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہؑ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہراؑ

حیدرؑ نے یہ زینبؑ سے کہا تھا نقیؔ اک دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہراؑ

شاعر اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں
یہ کام صرف ہمارے امامؑ کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہو کے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدؑ سے شبیرؑ
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھئے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں

خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آ کر کلام کرتے ہیں

شاعر اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیرؑ
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے نقیؔ
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں

دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی
بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہراؑ
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آ گئی شام میں عباسؑ کی ہمشیر، یزید
اب تری لاش سلامت نہیں ملنے والی



مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی
زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تا حشر نقیؔ
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی

علم دنیا کو دیا ہے قید میں
علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ ہے قید میں
حضرتِ بہلولؒ کا ہے قید میں

راہِ حق پر لے کے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں



مثلِ سجادؑ آپؑ نے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں

مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰؑ کی یاد آئی ہے نقیؔ
زہراںؑ کو جب دیا ہے قید میں



کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکینہؑ ہیں

مثلِ ثانیِ زہراؑ فاطمہؑ سکینہؑ ہیں

آ کے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیںؑ کی سانسوں کا سلسلہ سکینہؑ ہیں

ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں

خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں

بولتے نقیؔ دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰؐ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں



کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہؑ

کافی ہے یہی دوسری زہراؑ ہے سکینہؑ

شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا ہے شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہؑ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہؑ کی
بستر ترا شبیرؑ کا سینہ ہے سکینہؑ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازیؑ کے علم کا ہے سکینہؑ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا ترا بازار میں پردہ ہے سکینہؑ

زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہے گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہے سکینہؑ

مانگا ہے نقیؔ شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہے سکینہؑ



سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے

دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہو گئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجۂ شیرِ خداؑ میں شام میں خطبے
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبے سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے
جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے



حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ آئے ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسے نقیؔ آغاز زینبؑ نے

قدم باقدم ہم ارم دیکھتے ہیں
تقیؑ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؑ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہو گیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؑ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولاؑ
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقیؑ کے گداؤں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقیؔ ہم
محمدؐ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں



ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا
رن میں بے شیرؑ نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپؑ مگر
آپ نے حملہ بڑا اصغرِ ناشادؑ کیا

آکے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بے شیرؑ نے شبرؑ کو بہت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپؑ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہو کے قربان رہِ شاہؑ میں اصغرؑ نے نقیؔ
حیدرؑ و فاطمہ زہراؑ کو بہت شاد کیا



مرتضیٰؑ کی جان ہیں مولا نقیؑ

یوں مرا ایمان ہیں مولا نقیؑ

دیکھ لو قرآں یا انؑ کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقیؑ

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰؑ کی شان ہیں مولا نقیؑ

جس میں سب قرآں سمٹ کر آ گئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ

ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ

اے خدا تو ہی نقیؔ کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ



نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیؐ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقیؔ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ



شیرِ خداؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنے پہ مرتضیٰؑ کے ہے درجو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰؑ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبہِ عشقِ مرتضیٰؑ، میثمؓ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰؑ
تب علیؑ والوں سے نقیؔ سانس تلک نہ لی گئی



وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ

حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؐ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپؑ پہ آپؑ کے اجداد پہ بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ

انؑ کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ



ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقیؔ
جب مرے راہنما ہیں باقرؑ

کر لیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے

پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؑ کے برابر سجدے

شہؑ نے غربت میں کئے جو تہہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات انؑ کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے



دہر میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے نقیؔ
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آ کر سجدے

مرتبے یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ

آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ جس در پہ آ کے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰؑ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

انؑ کو تو امِّ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ و مجتبیٰؑ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپؑ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا ہے وہ
اے نقیؔ جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ



لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو

تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدرؑ
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبِّ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
"جیئے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو"

وہ دسترخوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلت ہے؟ نہیں تو

اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو



اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدرؑ
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے
یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدے
کہیں عابدؑ سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہراؑ مسلماں
نبیؐ سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

نقیؔ احساں نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو

کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؓ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہِ کربلاؑ مبارک ہو



ہے تاج پوشیِ مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بے ساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

جو تاج پوشیِ مہدیؑ ہوئی تو بولیں بتولؑ
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسین بہت آج کا نقیؔ نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

تم قرارِ قلبِ زہراؑ کا قرار

تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عونؑ و محمدؑ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار



لاڈلے زینبؑ کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار

کر رہا ہے آج سجدہ جو کوئی
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقیؔ
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار



مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکریؑ

ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکریؑ

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکریؑ

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکریؑ

دہر میں جب آپ آئے تب نقیؑ نے یہ کہا
آ گئے پھر سے حسنؑ دنیا میں بن کر عسکریؑ

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکریؑ

عسکریؑ کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقیؔ
رہ چکے ہیں بارہویں رہبرؑ کے رہبر عسکریؑ



نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکریؑ

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکریؑ

قرآں سمجھنا ہو گیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکریؑ

روضہ ہو آپ کا مری آنکھوں کے سامنے
ہو جائیں گے قبول سب ارمان عسکریؑ

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آ گئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکریؑ

دربان اپنے در کا بنا دیجئے امامؑ
یہ کیجیئے فقیر پہ احسان عسکریؑ

وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امامؑ
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکریؑ

کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکریؑ



ہو جائیں خوش نقیؔ سے امامؑ اور پنجتنؑ
کیجے عطا کی مجھ پہ وہ باران عسکریؑ

زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ

کہ آپؑ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ

ہے پالا شاہؑ نے قاسمؑ کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو ہے پلا علی اکبرؑ

شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی ہیں لیکن
نبیؐ سے حُسن ہے ملتا ترا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسفؑ
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ

ہے چہرا ہو بہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبرؑ

علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا ہے نقیؔ
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبرؑ



کیا کام عجب کر گیا پیغام حسنؑ کا

لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسنؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا

جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا



زہراؑ کی نقیؔ یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

مولا حسنؑ کا صدقہ ہے جو جاں بدن میں ہے
خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰؑ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰؑ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرے
شاعر جو اہلبیت کا ہے اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے سے دعا جب کروں نقیؔ
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے



زباں پہ آگیا جس دم تمھارا نام رضاؑ
دیا ہے زہراؑ نے انعام یا امام رضاؑ

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضاؑ

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضاؑ

ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضاؑ

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضاؑ

دعائے سیدہؑ پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضاؑ

ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنا لیں مجھے امام رضاؑ



تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضاؑ

جناں تو مجھ پہ نقیؔ ہو گئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضاؑ

حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسنؑ

شام میں پوری کی زینبؑ نے وہ تقریر حسنؑ

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ

لشکرِ شام پہ تلوار کے بن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بے شیرؑ حسنؑ

آپ کے حضرتِ عباسؑ بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسنؑ

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ ترے مارے گئے تیر حسنؑ

پھر جو لوٹا تھا جنازہ ترا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ



ابنِ زہراؑ کو نقیؔ، کر کے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰؑ قاسمؑ

حق ادا تم نے کر دیا قاسمؑ

شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ
ایسے عباسؑ بن گیا قاسمؑ

ہو کے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسمؑ

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دے دیا قاسمؑ

خوش ہوئے مجتبیٰؑ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسمؑ

لکھے اشعار مدحِ قاسمؑ میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسمؑ

لکھنے بیٹھا نقیؔ تو مولاؑ نے
کام آسان کر دیا قاسمؑ



حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا

میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں آگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدرؑ کی مدح کی ہے تو شاعر بنا دیا
کرنا نقیؔ نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ

آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ

مصطفیٰؐ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ



کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ

کس طرح ہو گی جناں میں جانے خواہش مجھے
جب عزاخانہ سجا ہے آپ کا گھر پر حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے سترّ وہاں جا کر حسینؑ

چاہیئے جو کچھ جسے آجائے انؑ کے در پہ وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسینؑ

تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسینؑ

قتل بھائی ہو گیا خیمے جلے چادر لٹی
ہو گیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ

ثانیٔ زہراؑ نے پائی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہؑ تربتِ اصغرؑ حسینؑ



بین وہ منظر نقیؔ کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰؑ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسینؑ

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے

ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آ کے سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آ گئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی نقیؔ
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



انصارِ شہؑ کے کہتے ہیں تم کو سلام حرؑ

لمحوں میں ہو گئے ہو علیہ السلام حرؑ

اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہؑ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام حرؑ

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبیؑ
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام حرؑ

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آ گئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام حرؑ

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امامؑ، حرؑ

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام حرؑ

کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام حرؑ

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



سب انبیاؑ کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام حرؑ

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام حرؑ

دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر نقیؔ
آ کر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حرؑ

ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجادؑ

مظلومی میں بھی حیدرِ کرارؑ ہیں سجادؑ

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیار ہیں سجادؑ

جب آپؑ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپؑ کے تلوار ہیں سجادؑ

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جا کر
پہلے شہِ والاؑ کے عزادار ہیں سجادؑ



جو شام گیا لیکے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجادؑ

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجادؑ

کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدہ یہ پکارا مرے سردار ہیں سجادؑ

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقیؔ کو
پیش آپ کی خدمت میں جو اشعار ہیں سجادؑ

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے عباسؑ

ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے عباسؑ

فاطمہ زہراؑ نے جب کہہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے عباسؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے عباسؑ



شور میداں میں ہوا آ گئے شیرِ خالقؑ
تھامے تلوار جو صفین میں آئے عباسؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
ذاکرِ سبطِ نبیؐ اور گدائے عباسؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر ترے پرچم کے ہیں سائے عباسؑ
کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے عباسؑ

شاہؑ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر نقیؔ
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباسؑ



تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ در در جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت
ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلولؓ نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو
مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف
مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو



آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علیؑ علیؑ

اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علیؑ علیؑ

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکہ ڈراؤ گے
مولا مرا ہے فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ

فرمانِ مصطفیؐ ہے یہ دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علیؑ علیؑ

حسنینؑ کے ہیں بابا یہ غازیؑ کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علیؑ علیؑ

مدحِ علیؑ کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیؐ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علیؑ علیؑ

مدحت علیؑ کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسولؐ نے کیا گھر گھر علیؑ علیؑ

جھولے میں چیرا کلّۂ اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علیؑ علیؑ



خیبر کی جنگ نے نقیؔ ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبرؐ علیؑ علیؑ

رواں نہر سے جب شہؑ کے جاں نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباسؑ پر ہیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آ کے سر پہ غازیؑ کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازیؑ پہ بار بار ہوئے

علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقاؑ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؑ کے
تو اس گھڑی شہِ مظلومؑ بے قرار ہوئے

نقیؔ حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے



اس پہ تو مہربان ہے اکبرؑ
کہ نقیؔ مدح خوان ہے اکبرؑ

وہ وطن میں سنی ہے صغریٰؑ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبرؑ

ازن تجھ کو حسینؑ دیں کیسے
تو تو زینبؑ کی جان ہے اکبرؑ

نورِ شہؑ کا گیا ترے غم میں
تو شہِ دیںؑ کا مان ہے اکبرؑ

لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے
ظلم کو کر دیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرارؑ علی اصغرؑ نے



اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقیؔ بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

خلدِ بریں ہے ایسے کمائی حبیبؑ نے
دو بار شہؑ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے

میثمؑ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیبؑ نے

اللہ کے حبیبؐ سے پائی ہے داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبؑ نے



جنگِ حبیبؑ دیکھ کہ مہدیؑ نے یہ کہا
بنناہے اب تومیرا سپاہی حبیبؑ نے

شہہؑ نے نقیؔ حبیبؑ کو خط سے بلایا ہے
عزّت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبؑ نے

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا

لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا



مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا

اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقیؔ کو یاد جب آیا غدیر کا

آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسیں اعلان ہے

بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰؑ مولا بنے
جو انھیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آؤ سب دنیا کے بندوں اس غدیر کی راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے



ہے علیؑ دنیا کا مولا اور ہے بھائی مرا
دو جہاں میں یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقیؔ، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

سن کے پیغمبرؐ سے اعلانِ غدیر

لکھّیں گے سلمانؓ دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر



آ گئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر

ماننا ہے وہ نبیؐ جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانؓ غدیر

خوش دکھیں گے بوذرؓ و سلماںؓ نقیؔ
مرتضیٰؑ ہو گیں جو عنوانِ غدیر

نہیں ہیں قاسمؑ و اکبرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا ہیں

سنی حسینؑ سے ھل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار اذن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا ہیں



وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آیئے حیدرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیرؑ کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں نقیؔ جو اصغرؑ کے
شہید ہو گئے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں

ہو گیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں



خم کے میداں میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہو گیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں

آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھائی
ہو گئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

مولاؑ بنتے ہوئے حیدرؑ کو جو دیکھا ہے نقیؔ
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں



کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی



مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو باخدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ



بخشوائے گا نقیؔ کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ

پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

ان کو بھیجا ہے مصطفیٰ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہؑ کے اور حسنؑ کے نقیؔ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ



کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ

ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی نقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ



رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تذکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور



زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی



پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغرؑ

نقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کل جہاں ام البنینؑ



دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے راز داں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی راز داں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقیؔ کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنینؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے



جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
"ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے"

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کر کے بات زینبؑ سے

ہیں جب ابو ذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہو گا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ



جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آ کر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت



آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت



کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت



اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقیؔ میدان کے اندر بہت

یوں منافق کو بے قراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آ گئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آ جائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہو گئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے



ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؔ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گٹھلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے



کوئی پاس کا کب سوائے خدیجہؑ

جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقیؔ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ



امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں

یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا



پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا

قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغِ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقیؔ
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا



دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید

دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہوگئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کلِ انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہوگئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید



اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ

ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ



محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ

اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا نقیؔ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ



سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ

پہچان ہو گئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کر رہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ

اللہؑ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سو بار ذکرِ حیدرؑ

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ

کاٹی زبانِ میثمؑ سب دشمنوں نے مل کر
پا کر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقیؔ ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ



مدح کیسے کروں ترِی زہراؑ

مدح خواں ہیں ترے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ



یہ خدا کا نقیؔ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے

پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے

عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے

دیکھ کر حرؑ کو ہوئی ہے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے

فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو نقیؔ
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے



ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کر دیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
"بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے "

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے

یزید موت تِری ہو گئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے



بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

نقیؔ کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز نقیؑ

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز نقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز نقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہؐ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز نقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ نقیؑ



اسوہِ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائے گی

شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تذکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعتہ منّیؑ محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی

آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیر النساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی



مصطفیؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی

ہے خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا

صغیر ہو گیا اکبر ربابؑ کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر ربابؑ کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، ربابؑ کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر ربابؑ کا بیٹا



ملیں ہے نعمتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر ربابؑ کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر ربابؑ کا بیٹا

وہ حر ملا گیا جاں سے جو دیکھا شہؑ کو نقیؔ
یہ لیکے آ گئے سرورؑ، ربابؑ کا بیٹا

کربلا ہے جو شان و شوکت سے

صرف زینبؑ تمھاری محنت سے

نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے



لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپؑ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے
گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہو گئے گونگے سب سپاہ نقیؔ
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے



بغیرِ ثانیِ زہراؑ بیان کیسے ہو

اے کربلا ترِا قصّہ بیان کیسے ہو

ہر اک یزید کا شجرہ دکھا کے دنیا کو
بتا دیا ہے تبرّہ بیان کیسے ہو

کرم ہے آپ کا بی بیؑ، و گرنہ سوچتے ہم
جہانِ شر میں عقیدہ بیان کیسے ہو

لگا کے نعرۂ حیدرؑ یہ ہم پہ راز کھلا
اک ایک فرد کا شجرہ بیان کیسے ہو

کہ جیسے کوزے میں دریا سما نہیں سکتا
ثنائے زینبِ کبریٰؑ بیان کیسے ہو

ثنائے زینبِ کبریٰؑ ہے منزلِ سدرہ
ثنائے زینبِ صغریٰؑ بیان کیسے ہو

حیاتِ ثانیِ زہراؑ کی دیکھئے تاریخ
معانی صبر کا ورنہ بیان کیسے ہو



نتیجہ محنتِ زینبؑ کا ہے فقط، ورنہ
یہ ایک ذکر ہمیشہ بیان کیسے ہو

بتادیا ہے یہ زینبؑ نے شام و کوفہ میں
علیؑ کے لہجے میں حق کا بیان کیسے ہو

افاقہ ہوتا ہے جس سے فلک نشینوں کو
بتولؑ آپ کا فاقہ بیان کیسے ہو

علیؑ کو مان لوائے منکرِ علیؑ ورنہ
جو حشر حشر میں ہوگا بیان کیسے ہو

خدا کا شکر کہ الہام ہوگئے اشعار
نقیؔ تو سوچتا رہتا بیان کیسے ہو



دل سے دنیا کا ہر اک خوف مٹا دیتی ہے

یہ عزا، موت کو بھی دوست بنا دیتی ہے

باپ ایسا ہے جو خورشید پلٹ دے واپس
بیٹی ایسی ہے جو خورشید بجھا دیتی ہے

اس میں ہے زینبِ دلگیرؑ کی محنت کا اثر
ماں عزاداروں کو جینے کی دعا دیتی ہے

نوکِ نیزہ سے حسینؑ ابنِ علیؑ کہتے ہیں
مدحِ زینبؑ بھی تلاوت کا مزہ دیتی ہے

شام جب بڑھنے لگے کرب و بلا کی جانب
تیرے خطبات کی قندیل ضیا دیتی ہے

کام شبیرؑ نے کر ڈالا وہ اک لمحے میں
فکر نبیوںؑ کی جہاں عمر لگا دیتی ہے

بالیقیں وقت کے موسیٰؑ ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ
اور سہارا یہ انھیںؑ بن کے عصا، دیتی ہے



یہ مسلماں ہیں جو سادات سے چادر چھینیں
اور اک امّتِ عیسیٰؑ ہے، ردا دیتی ہے

کر کے ساکت اک اشارے سے ہر اک شے کو نقیؔ
دخترِ حیدرِ صفدرؑ ہے بتا دیتی ہے

مسکراہٹ رخِ مرسلؐ پہ سجانے والا
آگیا دین کے دشمن کو رلانے والا

نعت آغوشِ محمدؐ میں پڑھیں گے وہ ابھی
آج قرآن ہے قرآن سنانے والا

درِ خیبر کو اکھاڑے تو ہے حیرت کیسی
شمس انگلی کے اشارے پہ چلانے والا

خود بتائے گا یہ شیطان بروزِ محشر
کون تھا پھر مجھے شیطان بنانے والا

دوشِ احمدؐ پہ علیؑ چڑھ کے ہوئے کتنے بلند
جانے کیا ہو گا وہ کاندھوں پہ اٹھانے والا

امّتی ڈر کے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے
صرف حیدرؑ ہی ہے میداں سے نہ جانے والا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



سجدہ واجب ہے ہر اک آدمی پر آج نقیؔ
آیا ہے دہر میں آدمؑ کو بنانے والا

نامِ حیدرؑ کا اثر اچھا لگا
مشکلوں کا اب سفر اچھا لگا

رب نے اپنی مرضی دے دی ہے کسے
کس کا سونا اس قدر اچھا لگا

مل گئے تیرہ رجب کو دونوں نور
مجمعِ شمس و قمر اچھا لگا

محفلِ حیدرؑ میں زہراؑ آئی ہیں
آج جنت سے یہ گھر اچھا لگا

جب خزاں آئی ہے باغِ دین پر
کس گھرانے کا شجر اچھا لگا

خوش نما مہماں نوازی رب نے کی
کعبے میں اک اور در اچھا لگا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



بھاگے بت کعبے سے، آیا بت شکن
آج رب کو اپنا گھر اچھا لگا

جنگ میں بھیجی خدا نے ذوالفقار
کس کا لڑنا اس قدر اچھا لگا

بخش دیجے وہ نقیؔ کو یا علیؑ
دار پر میثمؑ کا گھر اچھا لگا

نام میں اپنے نقیؔ، نقوی کو آتا دیکھ کر
شکرِ خالق کر رہا ہوں اپنا شجرہ دیکھ کر

رہنما ہادیؑ سا لا کر تو دکھا دم ہے اگر
دین کی تبلیغ بھی ہو جس کا چہرہ دیکھ کر

فخرِ موسیٰؑ ہیں عصا کی کیا ضرورت ہے انھیںؑ
مردہ ہو جاتا ہے زندہ اک اشارہ دیکھ کر

پھر تو یہ طے ہے کہ حُسنِ غازیؑ بھی پایا ہے جب
یاد آتے ہیں علیؑ چہرہ نقیؑ کا دیکھ کر

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جب کیا صحرا کو گلشن تب جہاں پر کھل گیا
آتی ہے فصلِ بہار اس انؑ کا رستہ دیکھ کر

اس علیؑ نے بھی علیؑ کی طرح آکر دہر میں
آنکھ کھولی ہے محمدؐ کا ہی چہرہ دیکھ کر

کہہ رہے ہیں کبریا سے، واہ کیا جنّت ہے یہ
محفلِ ہادیؑ کا آدمؑ اک نظارہ دیکھ کر

دیکھے کمال اس نے جو حیدرؑ کے وار کے
خالق قصیدے پڑھنے لگا ذوالفقار کے

امّت ہے مال لوٹنے میں ہی لگی ہوئی
مولا علیؑ تو چل دیے دشمن کو مار کے

تاریکیِ لحد میں چمکتا دکھا جو نور
تب حوصلے بڑھے ہیں دلِ بے قرار کے

پلٹا دیا ہے ڈوبتا سورج اشارے سے
مالک علیؑ ہیں مرضیِ پروردگار کے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



اوقات کیا تھی اس کی، جہاں کو دکھا گئے
شبرؑ کسی کو منبرِ جد سے اتار کے

عمرانؑ کے چمن میں کھِلی دوسری کلی
ہیں دینِ کردگار میں موسم بہار کے

تیغوں سے مصطفیؐ کو علیؑ نے بچا لیا
تیغوں کے سائے میں شبِ ہجرت گزار کے

یہ آسماں پہ چاند ستارے نہیں نقیؔ
ذرّے ہیں مرتضیٰؑ کے قدم کے غبار کے

جہانِ ظلم یوں بے شیرؑ نے اُجاڑ دیا
یزیدیت کا جنازہ زمیں میں گاڑ دیا

یزید لعنتی ہے تُو تو خاندان سمیت
اک ایک چہرے سے شہہؑ نے نقاب پھاڑ دیا

چلا کے تیغ تبسّم کی رن میں اصغرؑ نے
عدوئے حضرتِ سرورؑ کا منہ بگاڑ دیا

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کہے ہیں جھوم کے دادا بھی واہ رے پوتے
دوبارہ خیبرِ ظلم و ستم اُکھاڑ دیا

یہ حرملا سے کہا مسکرا کے اصغرؑ نے
علیؑ نے پہلے بھی مرحب کو تھا پچھاڑ دیا

نقیؔ دلا دی ہے اصغرؑ نے فتحِ کرب و بلا
خدا کے دین کا پرچم یہیں پہ گاڑ دیا

خالق دکھا رہا ہے یہ تکریم فاطمہؑ

خود اٹھ کے مصطفیؐ نے کی تعظیمِ فاطمہؑ

نیزے پہ اک کٹا ہوا سر محوِ حمد ہے
کرب و بلا ہے مظہرِ تعلیمِ فاطمہؑ

کاغذ پہ خامہ چلتا ہے تلوار کی طرح
شبرؑ نے پوری کر دی ہے ترقیمِ فاطمہؑ

جیسے نبیؐ سے قبل علیؑ تک پہنچنا ہے
واجب علیؑ سے پہلے ہے تسلیمِ فاطمہؑ

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



ان ؑ کا پلا ہوا کوئی ان ؑ کی دعا کوئی
ہے کربلا کا قافلہ تنظیمِ فاطمہ ؑ

ہم لوگ کون ہیں نقیؔ سلمان ؓ کی بھی جب
ممکن نہیں ہے فہم میں تفہیمِ فاطمہ ؑ

جب علی ؑ اور مصطفیٰ ؐ کے درمیاں کوئی نہیں

آپ سے بہتر اے بی بی ؑ راز داں کوئی نہیں

بن گئیں مشکل کشا، مشکل کشا ؑ کی سیدہ ؑ
جب علیِ مرتضیٰ ؑ کا راز داں کوئی نہیں

مدحتِ زہرا سلام اللّٰہ علیہ باغ ہے
باغ بھی ایسا جہاں بیمِ خزاں کوئی نہیں

مرتبہ یہ صرف اور صرف آپ ؑ کو حاصل ہوا
اپنی بیٹی کو کہے جو باپ ماں، کوئی نہیں

پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں پھر بھی ذکرِ کردگار
حمد کے لہجے میں ایسا نوحہ خواں کوئی نہیں



محفلِ زہرا ؑ ہے یہ اس میں نقیؔ کچھ غور کر
دشمنِ زہرا ؑ ہیں ہر جا، پر یہاں کوئی نہیں

ٹھنڈا پانی پلائے جب کوئی

یاد آتا ہے روز و شب کوئی

حالتِ اُونگھ اور ضریحِ حسین ؑ
یہ ملاقات ہے عجب کوئی

مدحتِ شہ ؑ کا ہے کرم ورنہ
یاد کرتا ہے بے سبب کوئی ؟

رشک سے دیکھنے لگے قاری
منقبت پڑھ رہا تھا جب کوئی

اس کو دے دیجے کربلا کا پتہ
کر رہا ہے تلاشِ رب کوئی



جہاں مٹّی سے سب شفا پائیں
کربلا سا نہیں مطب کوئی

کربلا جا کے روؤں گا شہؑ پر
اک نئی دل میں ہے طرب کوئی

ہے میسّر درِ حسینؑ نقیؔ
اب جہاں کی نہیں طلب کوئی

دین و دنیا کا سپاس اپنی جگہ ہے زینبؑ

تِرے احسانوں کا مقروض خدا ہے زینبؑ

تِری آغوش میں جو کوئی پلا ہے زینبؑ
کوئی اکبرؑ کوئی عباسؑ ہوا ہے زینبؑ

وہ ہو تحریرِ حسنؑ یا کہ ہو تحریرِ بتولؑ
تم نے تقریر سے ہر کام کیا ہے زینبؑ



قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ علی اکبرؑ عباسؑ
پرورش میں تِری تعلیمِ وفا ہے زینبؑ

جلتے خیمے سے امامت کو بچا کر لے آئی
خاندانِ ابو طالبؑ کی بقا ہے زینبؑ

صبرِ ایّوبؑ بھی دیکھے ہے اٹھا کر سر کو
اتنی اونچائیوں پہ صبر تِرا ہے زینبؑ

کوفہ و شام میں جب آپؑ کے خطبات سنے
ایسا لگتا تھا خدا بول رہا ہے زینبؑ

روزِ محشر تلک آزاد رہے گی یہ عزا
جس کا زندان سے آغاز کیا ہے زینبؑ

سرِ دربار کیا لہجۂ حیدرؑ میں خطاب
تم نے آواز کا بھی پردہ رکھا ہے زینبؑ

بولے اک روز علیؑ ثانیِ زہراؑ سے نقیؔ
ہے جو تیری یہ ولا، رب کی ولا ہے زینبؑ



نامِ حسینؑ سے جو ذرا دور ہو گیا

وہ شخص اپنے دین سے معذور ہو گیا

پہلے تو ایک خاک کا ذرّہ تھا آفتاب
آیا درِ حسینؑ پہ، پُر نور ہو گیا

اس کو دکھادی روضۂ عباسؑ کی چمک
سورج بھی اس کے سامنے مجبور ہو گیا

آدمؑ سے لیکے عیسیٰؑ تلک نامراد تھا
دیں کربلا تک آیا تو پُر نور ہو گیا

اک ایک اشک قوّتِ بینائی بن گیا
جب میں غمِ حسینؑ میں رنجور ہو گیا

مٹّی لگا کے زخم پہ سب پائیں گے شفا
کرب و بلا کا آج سے دستور ہو گیا

بے شیرؑ کا جہاد سنا لوریوں میں جب
ماتم کا ظرف بچّوں میں بھرپور ہو گیا



یہ کیوں کہوں نقیؔ مرا نام و نشان ہو
کافی ہے اہلبیتؑ میں مشہور ہو گیا

غیر ممکن ہے بیاں ہو مرتبہ عباسؑ کا

جس کا رب مدّاح، وہ مدحت سرا عباسؑ کا

تم نے اصغرؑ کیا حسیں انداز سے حملہ کیا
مسکراہٹ میں تمھاری رعب تھا عباسؑ کا

میں نے دیکھے ہیں گلے لگتے ہوئے شمس و قمر
نور شہؑ کے نور سے جب مل گیا عباسؑ کا

دیکھیئے سوئے علم یہ آپ پر کھل جائے گا
ہاتھ اب بھی ہے جہاں میں بانٹتا عباسؑ کا

لڑ رہے ہیں اس طرح شیرِ علیؑ صفین میں
دیکھتے ہیں وار خود شیرِ خداؑ عباسؑ کا

سب سے افضل ہے عبادت مدحِ شیرِ کبریاؑ
ہے اماموں میں مسلسل تذکرہ عباسؑ کا



ہے یقیں اس پر کہ سارے ظلم ڈھائے جائیں گے
پھر بھی زینبؑ کو ابھی ہے آسرا عباسؑ کا

ہر گھڑی محوِ طوافِ مشکِ سقائے حرمؑ
اب بھی کلمہ پڑھ رہی ہے علقمہ عباسؑ کا

زلزلہ کرب و بلا کے دشت میں برپا کیا
ملتا ہے قرآن میں یہ تذکرہ عباسؑ کا

کربلا میں جنگ کرتے آئے ہیں مجھ کو نظر
جب پڑھا میں نے کوئی بھی مرثیہ عباسؑ کا

اس سے ظاہر ہے علیؑ اللہ ہو سکتے نہیں
رات بھر کی بندگی میں مانگنا عباسؑ کا

دو برابر ٹکڑے اک لمحے میں دشمن کے ہوئے
یہ علیؑ کا وار ہو سکتا ہے یا عباسؑ کا

روزِ محشر اپنی چادر سے کریں گی سائباں
قبلِ زینبؑ کیجئے تو تذکرہ عباسؑ کا



اس لئے بھی خیریت سے شام میں ہے آج تک
روضۂ زینبؑ پہ جو پہرہ رہا عباسؑ کا

یہ بتاتا ہے درِ غازیؑ پہ آنا قبلِ شہؑ
شاہؑ تک لے جا رہا ہے راستہ عباسؑ کا

بس وہی لگتی ہے جا کر خود کنارے پر نقیؔ
نام جس کشتی پہ ہو لکھا ہوا عباسؑ کا

واں آپ کے بھی ذکر سجے اکبرؑ و قاسمؑ
شادی کے جہاں چرچے ہوئے اکبرؑ و قاسمؑ

فردوس سے حسنینؑ کے جو آئے تھے کُرتے
ویسے ہی تمھیں جوڑے ملے اکبرؑ و قاسمؑ

دکھلائی محمدؐ کی جوانی سرِ میداں
پھر دشت میں حیدرؑ سا لڑے اکبرؑ و قاسمؑ

کیونکر نہ شجاعت ہو علیؑ مولا کی ان میں
آغوش میں زینبؑ کی پلے اکبرؑ و قاسمؑ



ہیں زینبؑ و کلثومؑ کے عباسؑ محافظ
اور انؑ کے نگہبان رہے اکبرؑ و قاسمؑ

صفّین کے منظر کبھی خیبر کے دکھائے
حیدرؑ کبھی عباسؑ بنے اکبرؑ و قاسمؑ

اک شہہؑ کی تہجّد کا صلہ ایک حسنؑ کی
دونوں ہی نمازوں میں ملے اکبرؑ و قاسمؑ

کہتا تھا ابنِ سعد، یہ عباسِ جریؑ ہیں
جب شام کی فوجوں سے لڑے اکبرؑ و قاسمؑ

علیؑ کا دہر میں پھر سے جمال آیا ہے

اس آفتاب کا وقتِ زوال آیا ہے

وہ جس علیؑ کی خدا نے نہیں بنائی مثال
اسی علیؑ کی یہ بن کر مثال آیا ہے



ڈبو کے مشکِ سکینہؑ فرات کے اندر
یہ پورے دریا کو کوزے میں ڈال آیا ہے

کیا تھا جس طرح خیبر میں وار حیدرؑ نے
یہ کربلا میں وہی کر کے حال آیا ہے

ہیں آج دستِ مبارک پہ شاہؑ کے عباسؑ
غدیرِ خم کا دلوں میں خیال آیا ہے

بحکمِ شاہؑ بجھا کر چراغ خیمے کا
خدا کے دین کو غازیؑ اُجال آیا ہے

حسینؑ آئے ہیں بن کر محافظِ اسلام
تو بن کے مولاؑ کی عباسؑ ڈھال آیا ہے

کچھ اس ادا سے نقیؔ مسکرائے ہیں اصغرؑ
کہ جیسے شیرِ علیؑ کو جلال آیا ہے



فرشِ مجلس کا ذرا گھر میں بچھا کر دیکھو

فاطمہ زہراؑ کو مہمان بنا کر دیکھو

اک مکاں خلد میں بہلولؒ عطا کر دیں گے
مدحِ شبیرؑ میں اک شعر سنا کر دیکھو

تم کو آدمؑ ہے اگر حسرتِ دیدارِ بہشت
محفلِ حضرتِ شبیرؑ میں آ کر دیکھو

لیکے نامِ علیؑ کر دیتے ہیں مٹّی، سونا
اس گھرانے کے شہنشاہ ہیں جا کر، دیکھو

فاطمہ زہراؑ ادا کر دیں گی قیمت اس کی
غمِ شبیرؑ میں اک اشک بہا کر دیکھو

پہلے ہیں عاشقِ عمرانؑ رسولِ عربیؐ
ان پہ تم کفر کا الزام لگا کر دیکھو

انبیاؑ تم کو نظر آئیں گے سارے اس میں
حلقۂ ماتمِ شبیرؑ بنا کر دیکھو



کیا ہوا طور پہ گر دید نہ خالق کی ہوئی
حضرتِ موسیٰؑ ذرا کربلا آ کر دیکھو

سب ملک آئیں گے کرنے کو ترِے گھر کا طواف
چھت پہ اک پرچمِ عباسؑ لگا کر دیکھو

سب کے سجدوں کی حقیقت ابھی کھل جائے گی
ایک شبیرؑ کے سجدے کو ہٹا کر دیکھو

تم کو اللہ کا دیدار اگر کرنا ہے
تین شعبان مدینے میں منا کر دیکھو

جب کسی شخص کو مدحِ علیؑ کرتے دیکھا
میں نے اس شخص کو ہر بار ابھرتے دیکھا

ہر گھڑی کرتے رہے آپؑ کی عزت شبیرؑ
بس لبِ شہہؑ سے امام آپ کو کہتے دیکھا

وہ یہی کہنے لگا آ گئے لڑنے حیدرؑ
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا



ایسی مادر تو فقط ان ہی کی مادر ہو نگی
جن کی عظمت میں محمدؐ کو بھی اٹھتے دیکھا

ہوتی ہے آلِ نبیؐ کی ثنا جس گلشن میں
ہم نے اس باغ کو ہر وقت ہی کھِلتے دیکھا

حسنِ مجتبیٰؑ کیا شان ہے سبحان اللہ
آپؑ کے سامنے شبیرؑ کو جھکتے دیکھا

مدحِ حیدرؑ سے جنھیں ہونے لگی ہے الجھن
ہم نے ان مردوں نامرد ہے بنتے دیکھا

لکھّی ہے تیغِ قلم سے جو حسنؑ نے تحریر
پورے ہی شام کو اک مولاؑ سے ڈرتے دیکھا

نام حیدرؑ نے نہیں رکھا تمھارا شبرؑ
حکمِ خالق سے ترِا نام اترتے دیکھا

جب پیمبرؐ پہ مصیبت کی گھڑی آتی ہے
درِ زہراؑ پہ ہی میں نے انھیںؐ آتے دیکھا



میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کاندھوں پہ محمدؐ کے جو پھرتے دیکھا

مدحتِ آلِ نبیؐ جن سے نہیں ہوتی انھیں
دشمنِ آلِ نبیؐ کی ثنا کرتے دیکھا

کل جہانوں میں کہا جاتا ہے ان کو شبرؑ
جن کے شاگرد کو عباسؑ ہے بنتے دیکھا

اے حسنؑ ابنِ علیؑ دہر میں جب آپ آئے
سورہ کوثر کا تھا قرآن نے آتے دیکھا

لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمدؐ کی ثنا
جس گھڑی جب بھی ہے قرآن کو پڑھتے دیکھا

کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلماں ان پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتے دیکھا

بغض میں آلِ محمدؐ کے گھرانے سے فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا



جگرِ احمدِ مرسلؐ کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہراؑ کا گھر پھر سے اجڑتے دیکھا

رونے شبیرؑ لگے کرب وبلا میں اس دم
بھائی شبرؑ کا وہ تعویز جو پڑھتے دیکھا

ابنِ زہراؑ کے جنازے پہ لگے تیر بہت
ثانیٔ زہراؑ کو کیا ظلم ہے سہتے دیکھا

آ گئے تھام کے دل مصطفیٰؐ، زہراؑ و علیؑ
منہ سے شبرؑ کے کلیجہ جو نکلتے دیکھا

دیکھے جب آقاؑ کے سینے کے جگر کے ٹکڑے
غازی عباسؑ کو دروازے پہ روتے دیکھا

مصطفیٰؐ، فاطمہ زہراؑ و علیؑ و شبیرؑ
چار معصوموں نے شبرؑ کو تڑپتے دیکھا

شہؑ کو یاد آ گئے بھیاؑ کے جگر کے ٹکڑے
لاشِ قاسمؑ کو جو ٹاپوں سے بکھرتے دیکھا



لگا رہتا ہے نقیؔ ہر گھڑی یاں دستر خواں
سارے عالم کو اسی در پہ ہی پلتے دیکھا

ہر ایک کو ملائے جو شاہِ ہدیٰؑ کے ساتھ

جاہل ہے باخدا وہ سدا و بقا کے ساتھ

نورِ حسنؑ کو دیکھا ہے جب مصطفیٰؐ کے ساتھ
شرما گیا ہے شمس بھی اپنی ضیا کے ساتھ

شبرؑ کو آسرا ہے وہ شاہِ ہدیٰؑ کے ساتھ
موسیٰؑ کو آسرا تھا جو اپنے عصا کے ساتھ

جیسے رسولؐ رہتے تھے اپنے چچا کے ساتھ
اکبرؑ بھی اس طرح سے رہے مجتبیٰؑ کے ساتھ

پہلے نمازِ ظہر میں مانگا ہے لعل کو
پھر فاطمہؑ نے عصر پڑھی مجتبیٰؑ کے ساتھ

اکبرؑ کے ساتھ رکھتے ہیں قاسمؑ کو مجتبیٰؑ
دادا نے جیسے رکھا علیؑ مصطفیٰؐ کے ساتھ



تیغِ قلم نے ویسے ہی کاٹا گلوئے کفر
مرحب پہ ذوالفقار چلی جس ادا کے ساتھ

مثلِ حسینؑ و منّیؑ و اناؑ من الحسینؑ
عمرانؑ کی ثنا ہے حسنؑ کی ثنا کے ساتھ

لگتا ہے آفتاب بھی دو دو طلوع ہیں
شبیرؑ جب کھڑے ہوں حسن مجتبیٰؑ کے ساتھ

عمرانؑ اور حسنؑ سے ملا رزقِ دو جہاں
دادا و پوتا دونوں ہیں جود و سخا کے ساتھ

قرآں سے ہوتی ہے ابو طالبؑ کی گفتگو
شبرؑ کلام کرتے ہیں وحیِ خدا کے ساتھ

ہے آستانِ مولا حسن مجتبیٰؑ وہی
شبیرؑ بھی چلیں جہاں سر کو جھکا کے ساتھ

یہ در ہے اک کریمؑ کے دادا کریمؑ کا
آتے نہیں فقیر بھی اپنی صدا کے ساتھ



بازو قلم ہیں پھر بھی سرِ کربلا لڑے
غازیؑ نے جنگ سیکھی حسنؑ کی وغا کے ساتھ

کرب و بلا میں دیکھئے صلحِ حسنؑ نقیؔ
ہے کتنا گہرا واسطہ حرؑ کی بقا کے ساتھ

جب نزولِ حسن مجتبیٰؑ ہو گیا

پورے قرآن کا ترجمہ ہو گیا

مفلسی ہے بھی تو کیا بھلا ہو گیا
نامِ شبرؑ لیا اور بھلا ہو گیا

مل گیا طعنۂ ابتری کا جواب
اب محمدؐ کو بیٹا عطا ہو گیا

ہے قسم عصر کی آ رہے ہیں حسنؑ
ظہر کا یعنی سجدہ ادا ہو گیا

رن میں بے شیرؑ نے جنگ بے تیغ کی
مثلِ شبرؑ وہ محوِ وغا ہو گیا



ہے شُمال اب جُنوب اور جُنوب اب شُمال
میرے مولاؑ نے جو کہہ دیا، ہو گیا

کربلا لاج رکھے گی اس کی نقیؔ
نوکِ خامہ سے جو فیصلہ ہو گیا

خود آن کے اللہ کے انصار ہوئے ہیں
زینبؑ کے پسر شہؑ کے مددگار ہوئے ہیں

مانندِ علیؑ اُنؑ سے بھی دو چار ہوئے ہیں
لڑنے کو عدو آئے جو دو، چار ہوئے ہیں

دونوں نے اکھاڑا ہے بنِ سعد کا خیمہ
خیبر کے سرِ کرب وبلا وار ہوئے ہیں

دو نیمچوں پر تیغِ علیؑ ہوتی ہے حیراں
جو آتے گئے سامنے مردار ہوئے ہیں

خود آئے ہیں مرنے کی تمنّا لئے دل میں
حیدرؑ کی طرح جنگ پہ تیّار ہوئے ہیں



اک بن کے علیؑ آیا ہے اک بن کے محمدؐ
اک وقت میں دونوں کے ہی دیدار ہوئے ہیں

کیسی ہے بھلا کرب وبلا جانے میں لذّت
اک بار جو زائر ہوئے، ہر بار ہوئے ہیں

ان کلیوں نے اپنے چمن آباد کئے یوں
زینبؑ کے یہ گُل دین کے گلزار ہوئے ہیں

یوں عونؑ و محمدؑ نے اڑائے سرِ کفّار
اِس پار جو تھے، نہر کے اُس پار ہوئے ہیں

دو طفل نقیؔ جیت گئے جنگ بڑوں سے
اعدا کے تبر جتنے تھے، بیکار ہوئے ہیں



محورِ آب تری تشنہ دہانی عباسؑ

پیاس پانی ہے اور اس پیاس کے پانی عباسؑ

زندگانی کا تِری اس میں خلاصہ دیکھا
پڑھ رہا تھا چھ مہینے کی کہانی عباسؑ

دہر میں آیا ہے تُو ثانیِ حیدرؑ بن کر
پر نہیں دونوں جہاں میں تِرا ثانی عباسؑ

خدمتِ حضرتِ شبیرؑ میں گزرا ہر پل
بچپنا ہو کہ لڑکپن کہ جوانی عباسؑ

آپؑ کے ایک طمانچے نے ہلایا ایسا
آج تک رہتی ہے دریا میں روانی عباسؑ

جن کو معلوم نہیں اپنا حسب اور نسب
آپ نے یاد دلا دی انھیں نانی، عباسؑ

آپؑ کے نام کا پرچم ہے نقیؔ کے گھر پر
اور یہی سب سے بڑی اک ہے نشانی عباسؑ



قبلِ افشائے ضرورت ہی عطا ہوتی ہے

کب تِرے در پہ فقیروں کی صدا ہوتی ہے

ساری شب کرتے ہیں ہم مدحتِ شہزادیِ قمؑ
دن سے زائد یہاں راتوں میں ضیا ہوتی ہے

مدحتِ مولاؑ میں خوشنودیِ معصومۂ قمؑ
مدحِ معصومہؑ میں مولاؑ کی رضا ہوتی ہے

آسرا بھائی کو ہو جس سے مثالِ موسیٰؑ
ہو بہن ایسی تو پھر مثلِ عصا ہوتی ہے

وہاں مشہد میں علیؑ، قم میں یہاں فاطمہؑ ہیں
ان زیارات میں رونق ہی سوا ہوتی ہے

اپنے دربار کا دربان بنا دیں بی بیؑ
نوکری ہی تو فقیروں کی دعا ہوتی ہے

اک کریمؑ اور کریمہؑ سے ملا رزق ہمیں
انؑ کے ہمراہ حسنؑ کی بھی عطا ہوتی ہے



شہرِ قم سے ہمیں ہر درد کی ملتی ہے دوا
اور مشہد میں پہنچتے ہی شفا ہوتی ہے

نسل در نسل چلی چادرِ تطہیر نقیؔ
آج معصومہؑ کے سر پر یہ ردا ہوتی ہے

ہے مقرر بالیقیں دنیا کے دم کی انتہا
پر نہیں واللہ کاظمؑ کے کرم کی انتہا

ان گنت زوّار آتے ہیں یہاں اک وقت میں
کون جانے جز خدا تیرے حرم کی انتہا

اس لئے بہلولؓ جنّت کو بناتے ہی رہے
انؓ کو کرنا تھی پتہ نقشِ قدم کی انتہا

قید میں روشن کیا ہوتا نہ گر علمی چراغ
دین کی ہو جاتی دنیا میں عدم کی انتہا



انتہائے موسیِٰ کاظمؑ پہ آنا بعد میں
پہلے تُو معلوم کر انؑ کے خدم کی انتہا

دیکھ لیجے موسیِٰ کاظمؑ کا روضہ ہے کھلا
دیکھنا چاہیں جو گلزارِ ارم کی انتہا

ابتدائے عدل جس گھر سے ہوئی ہے دہر میں
کر دی اس گھر پر مسلماں نے ستم کی انتہا

جب تلک چاہیں وہ رکھیں گے نقیؔ زندہ مجھے
صرف کاظمؑ جانتے ہیں اس قلم کی انتہا

حسنؑ نے چاک کیا ہے، کبھو نہیں ہو گا
فقیرِ شام، گریباں رفو نہیں ہو گا

علیؑ کی مدح میں جو لب پہ آ رہا ہے پڑھو
ہیں بے شمار فضائل، غلو نہیں ہو گا

ہے تھوڑی معرفتِ اسمِ سیّدہؑ حرؑ کو
سو دشمنوں میں بھی رہ کر عدو نہیں ہو گا



شبیہِ شیرِ خداؑ اس طرح سے ہیں عباسؑ
یہ عکسِ آئینہ بھی ہو بہو نہیں ہو گا

نماز و روزہ و حجؑ و زکوٰۃ اندھیرا ہیں
جو نورِ حبِّ علیؑ چار سو نہیں ہو گا

غمِ حسینؑ میں ماتم نہیں کیا، یعنی
بدن میں پاک تمھارے لہو نہیں ہو گا

جو سر کٹا کے بھی زندہ رہے قیامت تک
حسینؑ جیسا کوئی سرخرو نہیں ہو گا

نبیؐ کی نعت ہو کیسے بغیرِ ذکرِ علیؑ
نماز کیسے پڑھیں جب وضو نہیں ہو گا

ثنائے آلِ محمدؐ کبھی نہ چھوڑ نقیؔ
جہاں میں ہو گا ترا نام، تُو نہیں ہو گا



اک پل ہی سہی چہرہ دکھانے کے لئے آ

کچھ لمحے ذرا ساتھ بِتانے کے لئے آ

اس دنیا کو پُر امن بنانے کے لئے آ
ہر ظلم زمانے سے مٹانے کے لئے آ

تاریک سے تاریک ہوئی جاتی ہے دنیا
بجھتی ہوئی شمعیں بھی جلانے کے لئے آ

ہم لوگوں کا احوال تو معلوم ہے تجھ کو
کچھ اپنا بھی احوال سنانے کے لئے آ

یہ تلخ حقیقت ہے مگر بھول گئے جو
ان مردہ ضمیروں کو جِلانے کے لئے آ

بابا کے جنازے کے لئے آیا تھا جیسے
ٹوٹی ہوئی اک قبر بنانے کے لئے آ

برسوں سے نقیؔ ہے ترے دیدار کا پیاسا
پیاسے کے پسر پیاس بجھانے کے لئے آ



خدا، رسولؐ کو اک ساتھ ہی بتاتے ہیں

جو ساتھ حمد کے اک نعت ہم سناتے ہیں

کہ جب رسولؐ پہ مشکل کے وقت آتے ہیں
وہ صرف فاطمہ زہراؑ کے در پہ جاتے ہیں

یوں زندگی سے بھی افضل مقام موت کا ہے
کہ وقتِ نزع علیؑ ہم سے ملنے آتے ہیں

یہ کیسے کہہ دیا کس نے کہ وہ شجاع نہیں
قلم کی نوک سے جو گردنیں اڑاتے ہیں

شہید مرتے نہیں ہیں یہ ہو گیا واضح
حسینؑ نیزے پہ قرآن یوں سناتے ہیں

یہ اے حسینؑ کے اصغرؑ تمھارا صدقہ ہے
علیؑ کے چاہنے والے جو مسکراتے ہیں

جو انؑ کے کہنے پہ رکھی ہے مجلسِ شبیرؑ
سو میرے گھر پہ بھی سجادؑ اب سے آتے ہیں



خدا نے مولاؑ کو یوں باقر العلومؑ کہا
کہ انؑ کے سامنے صادقؑ بھی سر جھکاتے ہیں

یہ لوگ سمجھے ہیں ان لوگوں کو امام اپنا
مرے امامؑ سے جو سیکھنے کو آتے ہیں

اسی کی تاب سے بہلولؒ ہو گئے روشن
جو قید خانے میں کاظمؑ دیا جلاتے ہیں

اسی سبب تو میسّر ہے یہ حیات کا رزق
رضاؑ کے نام کے سکے جو ہم چلاتے ہیں

خدا نے بخشا محمد تقیؑ کو وہ اعزاز
کہ کمسنی میں بھی یہ معجزے دکھاتے ہیں

عصا سمیت ہی حیرت میں پڑ گئے موسیٰؑ
نقیؑ ارادے سے مردوں کو جو جِلاتے ہیں

جو سامرہ میں حسن عسکریؑ کا روضہ ہے
وہ زندگی میں ہی جنت ہمیں دکھاتے ہیں



وہ خضرؑ و عیسیٰؑ ہوں الیاسؑ ہوں کہ ہوں ادریسؑ
دعائیں مہدیؑ سے لیکر حیات پاتے ہیں

مِرے خدا سے دعا مانگتا مصلے پر
نصیری دیکھ لو اپنا خدا مصلے پر

طمانچہ مار کے رخ کر دیا اِدھر سے اُدھر
خدا نے شیخ کو دے دی سزا مصلے پر

ہوا نزول تو اللہؐ کے ہی گھر میں ہوا
ہوئے شہید بھی تو مرتضیٰؑ مصلے پر

قسم خدا کی عبادت فضول ہے تیری
علی ولیؑ کی نہ ہو گر صدا مصلے پر

ہوئی رسالتِ سرورؐ غدیر میں محفوظ
ولا علیؑ کی سرِ کربلا مصلے پر

نصیریوں کی طرح ہم بھی بول دیتے خدا
خدا کا شکر کہ تھے مرتضیٰؑ مصلے پر



حسینؑ اور نماز ایک ساتھ لیکے چلے
نبیؐ نے اس طرح سجدہ کیا مصلے پر

علیؑ کے سر سے نمایاں ہوا یوں نور نقی
لگا، کھلا ہوا قرآن تھا مصلے پر

عابدؑ نے اپنے دادا کا جلوہ دکھا دیا
حاکم کو اس کے تخت نے قیدی بنا دیا

ہم سوچتے تھے حشر میں بخشش ہو کس طرح
پھر زینِ عابدینؑ نے فرشِ عزا دیا

سجادؑ نے کیا ہے سفر طے رکوع میں
یہ مت سمجھنا طوق نے سر کو جھکا دیا

دادا کی ذوالفقار کو رکھ کر نیام میں
خطبوں کی ذولفقار سے ہر سر اڑا دیا

سرورؑ نے کعبہ چھوڑا، چلے سوئے کربلا
اللہ کا پتا ہے کہاں پر، بتا دیا



ظلمت کی آندھیوں نے جو گھیرا تھا دین کو
شہؑ کی عزا کا مولاؑ نے روشن کیا دیا

عیسائی بیبیوںؑ کو ردا دینے آئے ہیں
امّت بتائے آلِ پیمبرؐ کو کیا دیا

ہر ہر قدم سکینہؑ نے ہائے چچا کہا
جب شمرِ بے حیا نے طمانچہ لگا دیا

باغی کی بیٹی کہہ کے انھیں مارتے ہیں سنگ
فرمانِ مصطفیٰؐ کا جو تھا وہ بھلا دیا

امّت نے کوئی ظلم میں چھوڑی نہیں کسر
ہر اک ستم بتولؑ کے کنبے پہ ڈھا دیا

اے دینِ کردگار فقط تیرے واسطے
زینبؑ نے اپنا سارا بسا گھر لٹا دیا

عابدؑ نے خود پہن کے نقیؔ طوق و بیڑیاں
اسلام کو ستم کے قفس سے چھڑا دیا



ساری دنیا کر رہی ہے جا کے کعبے کا طواف

اور کعبہ کر رہا ہے شہؑ کے روضے کا طواف

سینکڑوں حج ہو گئے ہیں حضرتِ عباسؑ کے
رات دن کرتے رہے سرورؑ کے خیمے کا طواف

کیا عجب ہے تین شعباں کو کہ کعبہ چھوڑ کر
سب فرشتے کر رہے ہیں ایک جھولے کا طواف

ہونے دو ظاہر امامِ عصرؑ کو پہلے ذرا
خانۂ کعبہ کرے گا اصل قبلے کا طواف

یوں شفاعت ہم کو ہو جائے گی سرورؑ کی نصیب
مر کے بھی کرتے ہیں غازیؑ کے پھریرے کا طواف

سب مَلَک کہتے ہیں رب سے خانۂ کعبہ نہیں
بھیج دے کرنے ہمیں مولاؑ کے روضے کا طواف

تشنگی نے کل بجھائی پیاس ایسے نہر کی
آج پانی کر رہا ہے ایک پیاسے کا طواف



یہ مسلماں سارے پہنچے جانبِ مکّہ نقیؔ
ہم نجف آئے ہیں کرنے اپنے کعبے کا طواف

صرف حیدرؑ کے سبب اس دین کی عزت ہوئی
شیخ جی کے ورنہ کام ایسے تھے بس ذلّت ہوئی

جس کا ہو ہر کام پیغمبرؐ کی مرضی کے خلاف
اس رضی اللہؓ پر اللہؐ کی لعنت ہوئی

رب سے فطرس نے معافی مانگی پر پر نہ ملے
آیا جب شبیرؑ کے جھولے پہ، تب برکت ہوئی

ماتمِ شبیرؑ کرتے ہیں تو واعظ کرنے دے
ہم نے اپنے ہاتھ مارا تم کو کیوں دقّت ہوئی

کہہ رہے ہیں یہ مسلماں اس کو کافر، دوزخی
جس کے بیٹے کے لئے ہی خلق یہ جنّت ہوئی

یوں غذائے سیدہؑ کا سودا خالق سے ہوا
عرش پر روٹی گئی اور نازل اک آیت ہوئی

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جب پیمبرؐ نے علم تجھ کو دیا ہے ہی نہیں
اس کا مطلب شیخ جی تُو نر نہیں، عورت ہوئی

جس کے ہاتھوں میں خدا کی کل خدائی ہے نقیؔ
دیکھ کر اس کو مصلّے پر بڑی حیرت ہوئی

ہے زیست کرب و بلا میں قضا کے رستے میں
چھپی ہوئی ہے بقایاں فنا کے رستے میں

جنابِ فاطمہؑ عقدہ کشائی کرتی ہیں
جو مشکلات ہوں مشکل کشاؑ کے رستے میں

یہ کوہِ طور پہ جا کر بتا دو موسیٰؑ کو
خدا ملے گا فقط کربلا کے رستے میں

بجھا کے خیمے کی قندیل ابنِ زہراؑ نے
چراغ کر دیئے روشن ہوا کے راستے میں

یوں سر اڑائے ہیں عباسؑ نے سرِ صفین
یہ گرد اڑتی ہو جیسے فضا کے رستے میں

شاعراہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



خدا نے مارا، جو حیدرؑ سے بغض رکھتا ہے
علیؑ نے مارا جو آیا خدا کے رستے میں

پھر نارِ دشمنوں کا ٹھکانا ہے اور بس

تلوارِ مرتضیٰؑ کا چلانا ہے اور بس

تاریکیاں جلائیں گی قندیلِ جاوداں
عاشور کا چراغ بجھانا ہے اور بس

سجادؑ کے طُفیل یہ خود پھیل جائے گا
کرب و بلا میں دین کو لانا ہے اور بس

دل نے تو تجھ کو دیکھ لیا اے مرے خدا
آنکھوں کو اب علیؑ سے ملانا ہے اور بس

بے شیرؑ رن میں لیکے چلا ہے کمانِ لب
اک حرملا پہ تیر چلانا ہے اور بس

کمزور اس قدر ہے نقیؔ، شیخ کا نکاح
عباسؑ کا علم ہی دکھانا ہے اور بس



ہے پھر تو لازم عذابِ قدرت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

نہ بچ سکے گی نبیؐ کی امّت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

اے شیخ حوروں کی چھوڑ چاہت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے
نہ پوری ہو گی ارم کی حسرت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

ہزار عمرے بھی، حج بھی کیجے، نمازیں پڑھیے، زکوٰۃ دیجے
فضول ہے آپ کی عبادت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

صحابیوں سے رسولؐ بولے، رہو مرے ساتھ کیوں نہ ہر دم
"نہیں ہے ممکن حصولِ جنت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے"

غدیرِ خم کر رہی ہے سایہ، ابھی سب آ جاؤ اس میں ورنہ
تڑپتے رہنا سرِ قیامت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

ثنائے حیدرؑ میں کہہ کے جملہ، وہ سارے عیسائی بچ گئے ہیں
تو پھر مسلماں پہ ہو گی لعنت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے

رسولِ اکبرؐ نے زندگی بھر، علیؑ علیؑ ہی فقط کیا ہے
کبھی نہ ہو گا تُو اہلِ سنّت، اگر ولائے علیؑ نہیں ہے



موسم پھر آ گیا ہے سہانا غدیر کا

لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہو گئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا

اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا



اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقیؔ کو یاد جب آیا غدیر کا

انبیاؑ، جن و ملک، سارے ہی مہماں آئے

بزم میں کیا ہے ضروری کہ بس انساں آئے

یوں پیمبرؐ ہیں سرِ منبرِ پالاں آئے
جیسے اعلانِ رسالت کو تھے عمراںؑ آئے

باغِ مدّاحیِ کاظمؑ کا سفر کرتا ہوں
غیر ممکن ہے کہ رستے میں بیاباں آئے

جب گھٹن بڑھنے لگی دین میں تاریکی کی
کرنے پھر مولاؑ ہواؤں سے چراغاں آئے

دہر میں مثلِ علیؑ آپ جو آئے مولاؑ
بن کے پھر دہر میں بہلولؒ بھی سلماںؓ آئے

بیس ذوالحجہ کو یہ ہاتھوں پہ، اٹھارہ کو وہ
مدحِ کاظمؑ میں غدیری کئی عنواں آئے



ہاں یہ اس بابِ حوائجؑ کا درِ اقدس ہے
انبیاؑ بن کے جہاں دید کے خواہاں آئے

روضۂ موسیِ کاظمؑ پہ پہنچ کر ہم کو
ایسا لگتا ہے کہ صحرائی، گلستاں آئے

اس گھرانے سے امامؑ ایک کے بعد ایک ملا
یا پھر ایسے کہوں، قرآن پہ قرآں آئے

ذکرِ کاظمؑ نے نقیؔ ایسے سہارا بخشا
جیسے بچےؑ کو سنبھالے ہوئے اک ماں آئے

مردِ میدان ہیں، شمشیر لئے پھرتے ہیں

ساتھ عباسؑ کو شبیرؑ لئے پھرتے ہیں

رخ بدل سکتا ہے اصغرؑ، انھیں معلوم نہیں
لشکرِ اعدا میں جو تیر لئے پھرتے ہیں

غور سے دیکھئے، ہمراہ نہیں ہیں اکبرؑ
شاہِ دیںؑ ناناؐ کی تصویر لئے پھرتے ہیں



خلد میں جانے کے ہیں خواب مسلمانوں کے
اور ہم خواب کی تعبیر لئے پھرتے ہیں

زندہ رہنے کے لئے حشر تلک یہ عیسیٰؑ
ایک بیمارؑ سے اکسیر لئے پھرتے ہیں

وہ الگ بات تھی، منصب ہی وہاں صبر کا تھا
ورنہ سجادؑ بھی شمشیر لئے پھرتے ہیں

تم کو قرآن میں اک 'ب' بھی نہیں آئی سمجھ
ہم تو قرآن کی تفسیر لئے پھرتے ہیں

اپنے مولاؑ تو ازل سے ہیں جواں حشر تلک
یہ مسلمان ہیں جو پیر لئے پھرتے ہیں

زخم سہنے کی نقیؔ رب نے یوں بخشی فطرت
ہم تو بچپن میں ہی زنجیر لئے پھرتے ہیں